دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 24425 — نام محمد جہانزیب عادل — مطلوب عمومی

تاریخ 1/22/2015 — پتہ چکوال

رابطہ نمبر — موضوع نماز

ای میل — کاتب بشیر احمد

محترم ومکرم مفتي صاحب، السلام عليکم؟ 1- درج ذیل لنک میں نماز قضاء کرنے کا طریقہ لکھا گیا ہو جو جنوري 2015 کے ماہنامہ دعوت وتبلیغ میں بھي درج ہے؟ براہِ مہرباني! اس کے جواز کے بارے میں بتائیے؟ جزاک اللہ Maktoobat-e-Sadi Urdu translation ?

https://archive.org/stream/Maktoobat-e-sadiUrduTranslation/Maktubat-e Sadi#page/n472/mode/1up

اگر نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور اُن کی تعداد معلوم نہ ہو تو جمعہ کے دن جس وقت بھی چاہیے ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھے اور یوں نیت کرے۔ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَكَعَاتِ صَلٰوةِ النَّفْلِ تَكْفِيْرًا لِلصَّلٰوةِ الْقَضَاءِ الَّتِيْ فَاتَتْ مِنِّيْ فِيْ جَمِيْعِ عُمْرِيْ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار آیۃ الکرسی ایک بار اِنَّا اَعْطَيْنَا پندرہ بار پڑھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ دو سو برس کی قضا نماز کا کفارہ ہے۔ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ یہ چار سو برس کی قضا نماز کا کفارہ ہے۔ اور حضرت مولائے کائنات علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ سات سو برس کی قضا شدہ نمازوں کا کفارہ ہے۔ اعداد کا اختلاف وحی کے اختلاف کی بناء پر ہے۔ اصحابؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ہماری اور دوسرے لوگوں کی عمریں تو ستر اسی یا سو برس تک ہوا کرتی ہے اتنی ضعفوں کا مطلب کیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا اُس کے ماں باپ اقربا اور اولاد کی نمازوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ اس نماز کے ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اور حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سو مرتبہ درود بھیجے۔ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَا

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں مذکور روایت من گھڑت اور بے اصل ہے کیونکہ اس کے

(جاری ہے)

برعکس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کا عمل اور آج تک امت مسلمہ کا عمل قضاء نمازوں کو پڑھنے کا رہا ہے۔ اس لیے اس روایت کو مشہور کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے احتراز لازم ہے۔

في الدر: (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة) لف ونشر مرتب وجميع أوقات العمر وقت للقضاء إلا الثلاثة المنهية كما مر اهـ (ج ۲ ص ۶۶).

وفي الرد: الاشتغال بقضاء الفوائت أولى وأهم من النوافل إلا السنن المفروضة الخ (ج ۲ ص ۷۳).

وفي الموضوعات الكبرى: «ويوم الجمعة ركعتان، والأربع، والأثنا عشرة» لا أصل له. و «قبل الجمعة أربع ركعتان بالإخلاص خمسين مرة» لا أصل له (ص ۲۸۸).

وفيه أيضا: من قضى صلاة من الفرائض في آخر جمعة من شهر رمضان كان ذلك جابرا لكل صلاة فائتة في عمره إلى سبعين سنة باطل قطعا الخ (ج ۱ ص ۳۵۶). والله أعلم بالصواب

كتبه بشير احمد عفى عنه
دارالافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی نمبر ۱۶
۱۵ شعبان ۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
[signature]
بندہ نادر جان معاذ اللہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۵ / ۸ / ۱۴۳۶ھ

[stamp: نائب رئيس دار الافتاء جامعة بنورية العالمية]

الجواب صحیح
[signature]
بندہ محمد عبداللہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۵ شعبان ۱۴۳۶ھ

[stamp: رئيس دار الافتاء جامعة بنورية العالمية]

[stamp: دار الافتاء ۲۴۴۲۵ جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی]

[signature]
7/6/15